از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 20 جنوری، 1960

جگن ناتھ ستھو

بنام

دی یونین آف انڈیا

(بی پی سنہا، چیف جسٹس جعفر امام، اے کے سرکار، کے این وانچو اور جے سی شاہ، جسٹس صاحبان)

احتیاطی حراست-بھارت کے حوالے سے پاکستان کی حیثیت-اگر کوئی غیر ملکی طاقت-حراست کی وجوہات-فطری انصاف کے اصول-احتیاتی حراست کا قانون 1950 (4 سال 1950)، -آئین ہند، آئٹم 9، فہرست I، ساتواں شیڈول۔

درخواست گزار کو مرکزی حکومت کے ایک حکم کے ذریعے امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3 کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ مشاورتی بورڈ جس نے درخواست گزار کے مقدمے کو ایکٹ کی توضیعات کے مطابق سمجھا اس نے یہ سفارش نہیں کی کہ حراست کا حکم واپس لیا جائے۔ درخواست گزار کے خلاف الزامات یہ تھے کہ وہ حکومت ہند اور ریاست جموں و کشمیر کے خلاف نفرت اور توہین کا پروپیگنڈا کر رہا تھا اور بڑے پیمانے پر شائع ہونے والے غیر ملکی اخبار میں ریاست کی انتظامیہ اور عام طور پر بھارت اور خاص طور پر مذکورہ ریاست کی حالت کے بارے میں غلط، یک طرفہ اور گمراہ کن معلومات اشاعت کے لیے بھیج رہا تھا۔ درخواست گزار کے دلائل، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، یہ تھے کہ دولت مشترکہ، پاکستان کا رکن ہونے کے ناطے، جہاں اخبار شائع ہوا تھا، ایک غیر ملکی ریاست نہیں تھی اور اس لیے اسے غیر ملکی طاقت نہیں سمجھا جا سکتا تھا، کہ فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی ہوئی جہاں مشاورتی بورڈ نے مدعا علیہ کے معاملے پر ان کی غیر موجودگی میں غور کیا اور مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھے گئے مواد کو انہیں فراہم نہیں کیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار پایا گیا کہ آئین کے آئٹم 9، فہرست I، ساتویں شیڈول میں موجود "امور خارجہ" کے بیان محاورہ کی درست تشریح اور ایکٹ کے دفعہ 3 میں "غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات" کے الفاظ پر، پاکستان کو ایک غیر ملکی طاقت کے طور پر ماننا چاہیے حالانکہ وہ ملک بھارت کی طرح دولت مشترکہ کا رکن ہو سکتا ہے۔ آرٹیکل 367(3) کے تحت کسی ملک کو آئین کے مقاصد کے لیے غیر ملکی ریاست نہیں سمجھا جا سکتا لیکن وہ ملک دوسرے مقاصد کے لیے غیر ملکی طاقت ہو سکتا ہے۔ دولت مشترکہ اقوام کی ایک انجمن ہے جس میں سے ہر ایک کو اپنے اندرونی اور خارجہ امور میں دوسرے سے آزاد خود مختار حیثیت حاصل ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 10 کی توضیعات فطری انصاف کے اصول کے خلاف نہیں تھیں اور موجودہ معاملے میں مشاورتی بورڈ کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ کار اس کی خلاف ورزی نہیں تھا۔

اصل دائرہ اختیار: تحریری درخواست نمبر 170 سال 1959۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے آر وی ایس مانی۔

مدعاعلیہ کی طرف سے سی کے دپھتری، سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، بی آر ایل آئینگر اور آر ایچ دھیبر

۔

20,1960 جنوری۔

عدالت کا فیصلہ امام جسٹس نے دیا۔

امام جسٹس-اس درخواست کی سماعت 4 جنوری 1960 کو ہوئی تھی، اور ہم نے مطلع کیا کہ اسے خارج کیا جا رہا ہے اور اس کی وجوہات بعد میں سامنے آئیں گی۔ اب ہم اپنی وجوہات بتاتے ہیں۔

درخواست گزار کو مرکزی حکومت کے 4 مئی 1959 کے ایک حکم نامے کے ذریعے امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ 3 کی توضیعات کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ درخواست گزار پر 7 مئی 1959 کی تاریخ کی حراست کی بنیاد پیش کی گئی۔ ان کے معاملے پر مرکزی حکومت کے ذریعے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت تشکیل کردہ مشاورتی بورڈ نے غور کیا۔ مشاورتی بورڈ کی رپورٹ پر مرکزی حکومت نے 23 جون 1959 کے اپنے حکم نامے میں ہدایت کی کہ درخواست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گزار کو 4 مئی 1960 تک حراست میں رکھا جائے۔ یہ حراست کے اس حکم کے خلاف ہے کہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت موجودہ عرضی درخواست گزار کی طرف سے دائر کی گئی ہے۔

حراست کی بنیاد 5 بنیادوں پر مشتمل تھی جس پر مرکزی حکومت مطمئن تھی کہ درخواست گزار کو حراست میں لینا ضروری تھا کیونکہ وہ بھارت کی سلامتی اور غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے متعصبانہ انداز میں مزید کام کر سکتا تھا۔ حراست کی بنیاد پر مزید قرار پایا گیا کہ مرکزی حکومت نے درخواست گزار کے سامنے تاریخوں، افراد، مقامات، سرگرمیوں کی نوعیت اور اس کی طرف سے دی گئی مدد کے بارے میں کسی بھی حقائق یا تفصیلات کو ظاہر کرنا مفادِ عامہ کے خلاف سمجھا، سوائے ان کے جن کا حراست کی بنیاد پر ذکر کیا گیا تھا۔ حراست کی بنیاد میں مزید ذکر کیا گیا ہے کہ درخواست گزار کی طرف سے بھیجے گئے کچھ نمونے اور پاکستان میں شائع ہونے والے اخبار میں شائع ہونے والی کچھ رپورٹس اس کے ساتھ منسلک کی گئی تھیں۔

حراست کی بنیاد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ درخواست گزار کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ حکومت ہند اور ریاست جموں و کشمیر کی حکومت کے خلاف قانون کے ذریعے قائم کردہ اور اس ریاستی حکومت کی انتظامیہ کے خلاف اس انداز میں پروپیگنڈا کرنے میں مصروف تھا جس سے ریاست کی حکومت اور حکومت ہند کی نفرت اور توہین کی جائے۔ کہ اپنے پروپیگنڈے کو آگے بڑھاتے ہوئے درخواست گزار دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ ریاست جموں و کشمیر سے متعلق خبروں اور خیالات کو غیر ملکی اخبارات میں اشاعت کے لیے بھیج رہا تھا جس میں حکومت جموں و کشمیر کی طرف سے ریاست کے انتظامیہ کے بارے میں غلط، نامکمل، یک طرفہ اور گمراہ کن معلومات موجود تھیں۔ وہ ریاست، اس ریاست کے سلسلے میں حکومت ہند کی پالیسی کے بارے میں اور عام طور پر بھارت میں اور خاص طور پر ریاست جموں و کشمیر میں حالات کے بارے میں؛ کہ مذکورہ خطوط کو مذکورہ اخبار کے ذریعے نمایاں طور پر شائع کیا گیا تھا، جس کی پاکستان اور دیگر بیرونی ممالک میں بڑی گردش تھی، جو بھارت اور ریاست جموں و کشمیر کے سلسلے میں اس کے مقصد کے لیے متعصبانہ انداز میں اور غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے بھی متعصبانہ تھا؛ کہ درخواست گزار باقاعدگی سے رابطے میں تھا اور کئی ایسے افراد کے ساتھ قریبی تعلق رکھتا تھا جو ریاست جموں و کشمیر کے سلسلے میں بھارت کے مقصد کے مخالف ہیں اور متعصبانہ سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ بھارت کی سلامتی کے لیے نقصان دہ اور یہ کہ درخواست گزار کی مذکورہ بالا سرگرمیوں کا مجموعی اثر عام طور پر غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے نقصان دہ تھا اور خاص طور پر ریاست جموں و کشمیر کے حوالے سے بھارت کے مقصد اور اس میں امن عامہ کی بحالی کے حوالے سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم نے درخواست گزار کی طرف سے بھیجے گئے حوالوں کے مختلف اقتباسات کا جائزہ لیا ہے جو اسے دی گئی حراست کی بنیاد سے منسلک ہیں۔ وہ درخواست گزار کو مشاورتی بورڈ میں نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لیے کافی تفصیلات ظاہر کرتے ہیں۔ متعلقہ اخبار کو بھیجے گئے حوالوں سے ان اقتباسات میں جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اس پر غور کرتے ہوئے، وہ درخواست گزار کو حراست میں لینے میں مرکزی حکومت کی طرف سے کی گئی کارروائی کے لیے کافی بنیاد ظاہر کرتے ہیں۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ استدعا کی گئی کہ حراست کا حکم صرف دو معاملات تک محدود تھا (1) کہ یہ درخواست گزار کو غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے متعصبانہ انداز میں کام کرنے سے روکنے کے لیے بنایا گیا تھا اور (2) بھارت کی سلامتی کے لیے۔ جہاں تک پہلے معاملے کا تعلق ہے، یہ دلیل دی گئی کہ پاکستان ایک غیر ملکی ریاست ہونے کے ناطے، درخواست گزار کے غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے تعصب کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ آئین کے آرٹیکل 367(3) کے تحت، آئین کے مقاصد کے لیے، غیر ملکی ریاست کا مطلب بھارت کے علاوہ کوئی بھی ریاست ہے۔ تاہم، اس شق نے صدر کو، پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی بھی قانونی توضیعات کے تابع، حکم کے ذریعے، کسی بھی ریاست کو ایسے مقاصد کے لیے غیر ملکی ریاست قرار دینے کے قابل بنایا جو حکم میں مفقرہ کیے جائیں۔ آرٹیکل 367(3) کے ساتھ پڑھے جانے والے آئین کے آرٹیکل 392(3) کے تحت بھارت کے گورنر جنرل کی طرف سے آئین (غیر ملکی ریاست کے طور پر اعلامیہ) آرڈر، 1950 (جسے اس کے بعد آرڈر کہا گیا ہے) کا حوالہ دیا گیا تھا۔ حکم نامے میں ہدایت کی گئی کہ یہ فوری طور پر یعنی 23 جنوری 1950 کو نافذ العمل ہوگا۔ حکم نامے کی شق (2) میں کہا گیا ہے: "پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے کسی بھی قانون کی توضیعات کے تابع، دولت مشترکہ کے اندر ہر ملک کو آئین کے مقاصد کے لیے غیر ملکی ریاست قرار دیا جاتا ہے۔" درخواست گزار کی جانب سے یہ استدعا کی گئی کہ حکم نامے کے ذریعے پاکستان کو دولت مشترکہ کا رکن ہونے کے ناطے غیر ملکی ریاست قرار دیا جائے۔ اگرچہ یہ حکم پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے کسی بھی قانون کی توضیعات کے تابع تھا لیکن ابھی تک پارلیمنٹ کے ذریعے حکم نامے کے ذریعے کیے گئے اعلامیے کے برعکس کوئی قانون نافذ نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے پاکستان کے غیر ملکی ریاست نہ ہونے کی وجہ سے اسے غیر ملکی طاقت نہیں سمجھا جا سکتا تھا اور اس لیے حراست کی بنیاد پر مذکور درخواست گزار کی کسی بھی کارروائی کو غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے متعصبانہ عمل نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ اس سلسلے میں بنیاد ایک غلط بنیاد ہونے کی وجہ سے حراست کے حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے کیونکہ یہاں تک کہ اگر ایک بنیاد غلط بنیاد تھی تو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حراست کے پورے حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے حالانکہ اس عدالت کے کچھ فیصلوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دیگر بنیادیں درست بنیاد دکھائی دیتی ہیں۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ بھی زور دیا گیا کہ بھیجنے کے اقتباسات اور حراست کی بنیاد میں سے کوئی بھی ایسا کوئی لفظ یا فقرہ ظاہر نہ کرے جو ریاست جموں وکشمیر کی حکومت یا حکومت ہند کے تشدد یا تخریب کاری کو بھڑکانے کی تجویز کرتا ہو۔اس کے مطابق، درخواست گزار کے کسی بھی عمل کے بھارت کی سلامتی کے لیے نقصان دہ ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا۔

حراست کی بنیاد کے حوالے سے درخواست گزار کی جانب سے کچھ دیگر عرضیوں پر بھی زور دیا گیا تھا جن سے مناسب وقت پر نمٹا جائے گا۔

اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مدعا علیہ کے کیس کی سماعت مشاورتی بورڈ نے درخواست گزار کے کیس سے پہلے اور اس کی غیر موجودگی میں کی تھی اور مزید مواد کی کاپیاں، جو مدعا علیہ کے ذریعے مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھی گئی تھیں، درخواست گزار کو فراہم نہیں کی گئیں۔

جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ درخواست گزار کی جانب سے دلیل رہی ہے کہ پاکستان غیر ملکی ریاست نہیں ہے اور اس لیے اسے غیر ملکی طاقت نہیں مانا جا سکتا۔یہ سچ ہے کہ حکم نامے کے پیش نظر آئین ہند کے مقاصد کے لیے پاکستان غیر ملکی ریاست نہیں ہے۔تاہم، آئین کے مقاصد کے لیے کسی ملک کو غیر ملکی ریاست نہ سمجھے جانے اور دوسرے مقاصد کے لیے اس ملک کے غیر ملکی طاقت ہونے کے درمیان فرق ہے۔دولت مشترکہ اقوام کی ایک انجمن ہے جس میں سے ہر ایک کو اپنے اندرونی اور خارجہ امور میں ایک دوسرے سے آزاد خود مختار حیثیت حاصل ہے۔ان کی خود مختار حیثیت اتنی ہی مکمل ہے جتنی کسی بھی قوم کی جو دولت مشترکہ کا رکن نہیں ہے۔دولت مشترکہ کا ہر رکن ایک دوسرے کے ساتھ اور دولت مشترکہ سے باہر کے ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات رکھ سکتا ہے۔درحقیقت، خود مختار حیثیت کے معاملے میں وہ دولت مشترکہ سے باہر کسی بھی قوم کی طرح آزاد ہیں۔اس لیے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے اور دولت مشترکہ سے باہر کی قوموں کے درمیان ان کے تعلقات میں انہیں غیر ملکی طاقتوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے اور ان کے معاملات جیسا کہ ان کے درمیان خارجہ امور ہیں۔ہماری رائے میں، جس کا تعلق دولت مشترکہ کے رکن کے اندرونی معاملات سے نہیں ہے، وہ اس کا بیرونی معاملہ ہے، یعنی ایک غیر ملکی معاملہ ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست I کے آئٹم 9 کے تحت، پارلیمنٹ کو دفاع، امور خارجہ یا بھارت کی سلامتی سے متعلق وجوہات اور اس طرح کی حراست کے تابع افراد کے لیے امتناعی نظر بندی حوالے سے قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔ایکٹ کے دفعہ 3 کے تحت مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، اگر کسی شخص کے حوالے سے مطمئن ہو تو، اسے بھارت کے دفاع، غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات یا بھارت کی سلامتی کے لیے کسی بھی طرح سے متعصبانہ سلوک کرنے سے روکنے کے لیے، حکم دے سکتی ہے کہ ایسے شخص کو حراست میں لیا جائے، اگر وہ ایسا کرنا ضروری سمجھے۔"امور خارجہ" کے بیان محاورہ میں غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات شامل ہیں۔فیصلہ کرنے کا سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان ایک غیر ملکی طاقت ہے۔"غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات" کے الفاظ کے معنی کی درست تشریح پر ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان کو ایک غیر ملکی طاقت سمجھا جانا چاہیے، حالانکہ وہ ملک بھارت کی طرح دولت مشترکہ کا حصہ ہو سکتا ہے۔اندرونی انتظامیہ اور بیرونی تعلقات کے معاملات میں اس کی خود مختاری کافی آزاد ہے اور ان معاملات میں بھارت یا دولت مشترکہ کے کسی دوسرے رکن کی خود مختاری سے منقطع ہے۔پاکستان کے بھارت سمیت مختلف ممالک کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات ہیں۔بھارت دولت مشترکہ کی رکنیت کے علاوہ، پاکستان کی آزاد خود مختار حیثیت دولت مشترکہ سے باہر کسی بھی ملک کی خود مختار حیثیت کے برابر ہے۔تاہم، یہ تجویز کیا گیا کہ گورنر جنرل کی طرف سے دیا گیا حکم پاکستان کو غیر ملکی طاقت کے زمرے سے باہر لے گیا۔ہماری رائے میں، یہ ایک غلط دلیل ہے کیونکہ آرٹیکل 367(3) خود کہتا ہے کہ بھارتیہ آئین کے مقاصد کے لیے غیر ملکی ریاست کا مطلب بھارت کے علاوہ کوئی اور ریاست ہے لیکن صدر، اور آئین کے آغاز سے پہلے آرٹیکل 392(3) کے تحت بھارت کا گورنر جنرل حکم کے ذریعے کسی بھی ریاست کو ایسے مقاصد کے لیے غیر ملکی ریاست قرار دے سکتا ہے جو حکم میں متعین کیے جائیں۔حکم میں گورنر جنرل نے اعلان کیا کہ دولت مشترکہ کے اندر ہر ملک آئین کے مقاصد کے لیے غیر ملکی ریاست نہیں ہے۔آئین ہند میں مختلف آرٹیکل ہیں جن میں غیر ملکی ریاست کا بیان محاورہ ہوتا ہے، مثال کے طور پر، آرٹیکل 18(2)، (3)، (4)، آرٹیکل 19(2)، آرٹیکل 102(1)(d) اور آرٹیکل 191(1)(d)۔لہذا یہ واضح ہے کہ حکم کے تحت، ان آرٹیکلوں یا کسی دوسرے آرٹیکل کے مقاصد کے لیے جہاں "غیر ملکی ریاست" کا بیان محاورہ ظاہر ہوتا ہے، وہ بیان محاورہ دولت مشترکہ کے اندر کسی ملک کا احاطہ نہیں کرے گا جب تک کہ پارلیمنٹ دوسری صورت میں نافذ نہ کرے۔حکم نامے کو ساتویں شیڈول کی فہرست I کے آئٹم 9 میں ظاہر ہونے والے "امور خارجہ" اور ایکٹ کے دفعہ 3 میں "غیر ملکی طاقتوں" کے بیان محاورہ کو سمجھنے کے مقاصد کے لیے مدد میں نہیں لایا جا سکتا۔ان تاثرات کو الفاظ کو ان کے عام معنی دیتے ہوئے عام انداز میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

سمجھا جانا چاہیے۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان ایک غیر ملکی طاقت ہے۔ ایکٹ کی توضیعات کے تحت مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتیں کسی ایسے شخص کو حراست میں لے سکتی ہیں جو غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے متعصبانہ انداز میں کام کر رہا ہو جس میں پاکستان بھی شامل ہو۔ مزید یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نہ تو حراست کی ترتیب میں اور نہ ہی حراست کی بنیاد پر پاکستان کا کوئی خاص ذکر ہے۔ اس کے برعکس، حراست کی بنیاد پر، یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ درخواست گزار کی سرگرمیوں کا مجموعی اثر عام طور پر غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے نقصان دہ تھا (بنیاد 3 اور 4 کے مطابق)۔ حراست کی بنیاد غیر ملکی اخبار میں ریاست جموں و کشمیر سے متعلق خبروں اور خیالات کی اشاعت کا حوالہ دیتی ہے جس میں جھوٹی، نامکمل، یک طرفہ اور گمراہ کن معلومات اور اس ریاست کے سلسلے میں حکومت ہند کی پالیسی کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں۔ درخواست گزار کی طرف سے غیر ملکی اخبار کو بھیجے گئے حوالوں کے اقتباسات، جو حراست کی بنیاد کے ساتھ منسلک ہیں، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف حکومت ہند کے لیے تعصب پر مبنی ہیں بلکہ وہ عام طور پر غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات کے لیے تعصب پر مبنی ہیں، ریاست جموں و کشمیر کے امور کا موضوع صرف پاکستان کے لیے دلچسپی کا معاملہ نہیں ہے بلکہ دیگر غیر ملکی طاقتوں کے لیے بھی دلچسپی کا باعث ہے۔

اب آتے ہیں حراست کی بنیاد کے بارے میں اٹھائے گئے اعتراضات کی طرف: بنیاد نمبر 1 کے بارے میں، یہ زور دیا گیا تھا کہ یہ بنیاد حراست کے حکم کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ اس بنیاد میں ذکر کیا گیا ہے کہ درخواست گزار حکومت ہند اور ریاست جموں و کشمیر کی حکومت کے خلاف اس طرح پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہے کہ ان دونوں حکومتوں کو آپس میں نفرت اور توہین کرائی جائے۔ ہماری رائے میں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بنیاد حراست کے حکم کے دائرہ کار سے باہر ہے کیونکہ حکومت ہند اور ریاست جموں و کشمیر کی حکومت کو آپس میں نفرت اور توہین کرانا بھارت کی سلامتی کو شامل کرتا ہے۔

بنیاد نمبر 2 کے حوالے سے یہ زور دیا گیا کہ وہ درخواست گزار کی تخریبی سرگرمیوں کے بارے میں ایک بھی تجویز ظاہر نہ کرے، اور نہ ہی یہ ظاہر کرے کہ بھیجنے کے کون سے حصے جھوٹے، نامکمل، گمراہ کن یا یک طرفہ تھے۔ اس بات کی مزید نشاندہی کی گئی کہ یہ میدان عام طور پر بھارت کے حالات اور ریاست جموں و کشمیر کے سلسلے میں حکومت ہند کی پالیسی کی بات کرتا ہے۔ حکومت ہند کی پالیسی اس ریاست کے بارے میں کیا ہے یہ بیان نہیں کیا گیا ہے۔ یہ تمام الزامات اتنے مبہم تھے کہ انہوں نے درخواست گزار کو نمائندگی کرنے کا کوئی حقیقی موقع نہیں دیا۔ اسی طرح، بنیاد 3 اور 4 کے حوالے سے یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

زور دیا گیا کہ بنیاد یہ ظاہر نہ کرے کہ ریاست جموں و کشمیر کے سلسلے میں بھارت کی وجہ کیا تھی۔ یہاں ایک بار پھر، درخواست گزار کو مشاورتی بورڈ کے سامنے موثر نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لیے کافی تفصیلات نہیں دی گئیں۔ ہماری رائے میں، ان میں سے کسی بھی دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کیونکہ حراست کی بنیاد کے ساتھ درخواست گزار کی طرف سے پاکستان میں شائع ہونے والے اخبار "ڈان" کو بھیجے گئے حوالوں کے اقتباسات منسلک کیے گئے تھے۔ ان اقتباسات نے درخواست گزار کو حراست کی بنیاد پر بیان کردہ تمام معاملات کے حوالے سے نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لیے کافی تفصیلات فراہم کیں۔

اب اس عرض پر آتے ہوئے کہ مدعاعلیہ کے کیس کی سماعت درخواست گزار کے کیس سے پہلے اور اس کی غیر موجودگی میں ہوئی تھی اور مدعاعلیہ کی طرف سے مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھے گئے مزید مواد کی کاپیاں درخواست گزار کو فراہم نہیں کی گئیں، ایکٹ کی توضیعات کے تحت مشاورتی بورڈ کے ذریعہ اپنائے جانے والے طریقہ کار کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ دفعہ 9 کے تحت، ہر اس معاملے میں جہاں حراست کا حکم دیا گیا ہے، مناسب حکومت کو مشاورتی بورڈ کے سامنے حراست کی تاریخ سے 30 دن کے اندر وہ بنیادیں، جن پر حکم دیا گیا ہے، اور حراست میں لیے گئے شخص کی طرف سے اگر کوئی نمائندگی کی گئی ہے، اور ایسی صورت میں جہاں کسی افسر کی طرف سے حکم دیا گیا ہے، ایسے افسر کی طرف سے بھی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔ دفعہ 10 اس طریقہ کار کو متعین کرتا ہے جس پر مشاورتی بورڈ کو دفعہ 9 کے تحت حوالہ دیتے وقت عمل کرنا چاہیے۔ دفعہ 10(1) میں کہا گیا ہے:

"مشاورتی بورڈ، اپنے سامنے رکھے گئے مواد پر غور کرنے کے بعد اور اس طرح کی مزید معلومات طلب کرنے کے بعد جو وہ مناسب حکومت سے یا مناسب حکومت کے بذریعے اس مقصد کے لیے طلب کیے گئے کسی شخص سے یا متعلقہ شخص سے ضروری سمجھے، اور اگر کسی خاص معاملے میں ایسا کرنا ضروری سمجھتا ہے یا اگر متعلقہ شخص ذاتی طور پر اسے سننے کے بعد دس ہفتوں کے اندر مناسب حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے۔"

ان توضیعات سے یہ واضح ہے کہ مشاورتی بورڈ کی دفعہ 9 کے تحت اپنے سامنے رکھے گئے مواد پر غور کرنے کے بعد مناسب حکومت سے مزید معلومات طلب کر سکتا ہے، اور اس کے بعد اگر کسی خاص معاملے میں ایسا کرنا ضروری سمجھتا ہے یا اگر زیر حراست شخص اسے سننے کے بعد اپنی رپورٹ مناسب حکومت کو پیش کرنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت حال میں مشاورتی بورڈ کو حراست کی سماعت سے پہلے مناسب

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

حکومت سے مزید معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ ہماری رائے میں، دفعہ 10 میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو فطری انصاف کے اصول کے خلاف ہو۔ مزید برآں درخواست میں حقیقت کے طور پر یہ دعوی نہیں کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ کے مقدمے کی سماعت درخواست گزار کی غیر موجودگی میں ہوئی تھی۔ در حقیقت، مدعا علیہ کا بیان حلفی یہ تسلیم نہیں کرتا کہ ایسی کوئی بات ہوئی ہے۔

جہاں تک مدعا علیہ کی طرف سے مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھے گئے مزید مواد کی کاپیاں درخواست گزار کو فراہم نہ کیے جانے کا تعلق ہے، یہ مشاہدہ کرنا ہوگا کہ حراست کی بنیاد کے پیرا گراف 3 میں یہ واضح طور پر کہا گیا تھا کہ مرکزی حکومت نے درخواست گزار کو تاریخوں، افراد، مقامات، سر گرمیوں کی نوعیت اور اس کی طرف سے دی گئی مدد کے بارے میں کسی بھی حقائق یا تفصیلات کو ظاہر کرنا مفادِ عامہ کے خلاف سمجھا، ان کے علاوہ جن کا پہلے ہی حراست کی بنیاد پر ذکر کیا جا چکا تھا۔ آئین کے آرٹیکل 22(6) کے تحت یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس آرٹیکل کی شق (5) میں کسی بھی چیز کے لیے حراست کا حکم دینے والے اتھارٹی سے ان حقائق کو ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی جنہیں ایسا اتھارٹی مفادِ عامہ کے خلاف سمجھتا ہے۔ موجودہ معاملے میں متعلقہ اتھارٹی نے مفادِ عامہ میں تاریخوں، افراد، مقامات، سر گرمیوں کی نوعیت اور درخواست گزار کی طرف سے دی گئی مدد کے بارے میں کسی بھی حقائق یا تفصیلات کو ظاہر کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ایسے حالات میں، مدعا علیہ کے لیے مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھے گئے مزید مواد کی کاپیاں فراہم کرنا مکمل طور پر نامناسب ہوتا حالانکہ مشاورتی بورڈ کو خود کو مطمئن کرنے کے لیے مزید معلومات کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اس کے مطابق درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document